P. O. RGD. No. A 922

# ہماری زبان

انجمن ترقی اردو (ہند) علیگڈھ کا پندرہ روزہ اخبار

قیمت فی پرچہ دو آنے | سالانہ چندہ دو روپے

جلد ۱۱ | یکم جولائی سنہ ۱۹۵۲ء | مرتبہ قاری محمد افتخار | ۸ شوال المکرم ۱۳۷۱ ہجری | نمبر ۱۳

## کچھ اپنی باتیں

### جزائر انڈمان میں زبان کا مسئلہ

—:0:—

[اس سے پہلے ہم انڈمان کی انڈین ایسوسی ایشن کے سکریٹری شری کمیش کا ایک مراسلہ شائع کر چکے ہیں جس میں بتایا گیا تھا کہ کس طرح اس دور دراز جزیرے میں بھی اردو پر حملے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے انڈین ایسوسی ایشن نے اردو کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا ہے اور اب پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرنے کے لئے اپنی ایک یادداشت بھی روانہ کی ہے اس سے پہلے ہم بھی وزارت تعلیمات کو اس مسئلہ پر توجہ دلا چکے ہیں۔ اب ہمارے نامہ نگار انڈمان کے تازہ حالات لکھتے ہیں:-]

—:0:—

"آپ نے "ہماری زبان" میں ہماری یادداشت کا جو ترجمہ شائع کیا اسکے ذریعہ اپنے اردو بولنے والے لوگوں کی کثیر تعداد میں ہمارے مقاصد کی اچھی تشہیر ہوئی ہے اور یقین ہے آیندہ ہم کو اردو کے لاتعداد حامیوں کی پوری تائید حاصل ہوگی۔ ہم آیندہ بھی اپنی اس جد و جہد سے آپکو باخبر رکھینگے جو ہم اس علاقے میں اردو زبان کی حفاظت کے لئے کر رہے ہیں۔ اس وقت اہم حالات رونما ہوئے ہیں۔ انڈین ایسوسی ایشن نے عوام کی رائے عامہ کو سمیٹ لیا ہے اور ہمارے مطالبہ کو اب عوام کی پوری تائید حاصل ہے۔ انڈمان کے چیف کمشنر نے آخر کار اس مسئلہ کو اپنی مشاورتی کونسل کے سامنے پیش کیا۔ ہم نے مشاورتی کمیٹی کے ممبران کے سامنے اس مسئلہ کو پیش کیا اور ایک عام جلسے نے بھی ہماری عرضداشت کی پوری تائید کی چنانچہ مشاورتی کونسل نے چیف کمشنر کو یہ مشورہ دیا کہ ہندی کے ساتھ اردو کو بھی مدرسہ میں ذریعہ تعلیم بنایا جائے لہذا چیف کمشنر نے اپنا پچھلا حکم منسوخ کر دیا اور مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر کو ہدایت کر دی کہ اس بات کا اعلان کر دیں کہ جو طلباء اردو کا ذریعہ تعلیم اختیار کرنا چاہیں وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت مدرسہ میں طلباء نے جو

زبان اختیار کی ہے اسکے اعداد حسب ذیل ہیں:-

| | اُردو | ہندی |
|---|---|---|
| درجہ پنجم | ۱۰۰ | ۳۱ |
| درجہ چہارم | ۲۱ | ۱۳ |
| درجہ سوئم | ۲۴ | ۲۴ |
| درجہ دوئم | ۹۲ | ۳۰ |
| درجہ اول | ۵۴ | ۲۱ |
| | ۲۹۲ | ۱۳۲ |

ہندی والوں کی جو کمیٹی انڈمان میں کام کر رہی ہے اس نے ہندی کے ان امتحان کے جو گذشتہ اپریل میں ہوئے تھے جو اعداد شائع کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اس کمیٹی کو اپنے کام میں کچھ زیادہ کامیابی نہیں ہوتی ہے تمام جزیرہ میں بمشکل ۷۳ امیدوار امتحان میں بیٹھے۔ پھر بھی اردو کی ترقی کا راستہ روک کر ہندی کو آگے بڑھانے کی بہت سخت کوشش جاری ہے اور ہندستان سے بھی اس تحریک کو مالی امداد حاصل ہورہی ہے۔

ابھی اس کشمکش کا خاتمہ دور ہے۔ اب جو نئی مشاورتی کونسل بنائی گئی ہے اس میں ایسے لوگ زیادہ ہیں جو اردو کے خلاف ہیں اور اردو کی خلاف تحریک میں نمایاں ہیں۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ پچھلے فیصلہ کو الٹ دینے کی کوشش کی جائے۔

حال ہی میں محکمہ تعلیم کے ملازمتوں کے لئے بہت سے امیدواروں کی درخواستیں اس بنا پر نامنظور کی گئی ہیں کہ وہ ہندی نہیں جانتے۔ اس عمل سے ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ ایسے علاقے میں جہاں کی بالادست زبان اردو ہے اور جہاں طلبا کی اکثریت نے اردو کو اپنا ذریعہ تعلیم بنانے کا فیصلہ کیا ہے تنہا ہندی پر زور دینا ایسی صورت حال پیدا کرتا ہے جس میں اردو سے امتیازی سلوک کیا جائیگا اور چند روز بعد مدرسے کے لئے اردو جاننے والے استاد بھی کم میسر آئینگے۔ پھر ایسے بچوں کی اکثریت کو جن کی مادری زبان اردو ہے کون تعلیم دیگا؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے دروازے سے اردو کو نکالنے کی اس طرح کوشش کی جارہی ہے۔

اب ایک یادداشت حکومت ہند کے وزیر تعلیم کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ اس یادداشت میں انڈین ایوسی ایشن نے منجملہ اور مطالبات کے اپنے حسب ذیل مطالبات پر بھی زور دیا ہے:-

(۱) اردو کی حفاظت کی جائے اور اس کو ترقی کرنے کا موقعہ دیا جائے۔

(۲) ملازمت کے ایسے امیدواروں کے خلاف (خصوصاً محکمہ تعلیم اور پولیس میں) کوئی امتیازی سلوک نہ کیا جائے جو صرف اردو زبان جانتے ہیں۔

(۳) اس علاقہ میں ہندی اور اردو دونوں کو سرکاری زبان قرار دیا جائے امید کی جاتی ہے کہ حکومت ہند کی وزارت تعلیمات جزایر انڈمان کے اس مسئلہ پر بہت جلد توجہ کرے گی۔

(نامہ نگار)

# ہلکے ہلکے اشارے

— صبح کا گیا شام کو آجائے تو اسے گیا نہیں کہتے۔ اترپردیش کی حکومت نے دو سال سے زیادہ اپنے افسران کی غلط فہمیوں اور غلط فہمیوں کو خاموشی سے گوارہ کرنے کے بعد اب اس غلطی کا اعتراف فرمایا ہے کہ اسکے احکام کی خود اسی کے افسروں نے خلاف ورزی کی اور اس طرح ہزاروں بچوں کو جن کی مادری زبان اردو ہے اردو کی تعلیم سے محروم رکھا۔ کمال تو یہ ہے محکمہ تعلیمات کے گشتی احکام کے خلاف اسکولوں کے انسپکٹر صاحبان نے اپنے احکام جاری کئے اور ان کی تعمیل پر سخت اصرار بھی کیا۔

— رہا نصاب کا معاملہ اور خصوصاً نصابی کتابوں کا معاملہ جنکی کامیابی کی وجہ سے اب بھی طلبا کو سخت دشواریوں کا سامنا ہے ہم اس وقت اس معاملہ کو نہیں چھیڑتے — اگر علاقائی زبان کی تحریک کامیاب ہوئی تو دو سال بعد اترپردیش کا محکمہ تعلیم پھر اس بات کو تسلیم کریگا کہ اسکے افسران آسکے احکام کی تعمیل نہیں کرتے!!

— کسی حکومت کے لیے کسقدر خوشگوار ہے یہہ اعتراف کہ اسکے ماتحت افسر اسکے احکام کی تعمیل کرنے کے بجائے آن احکام کے خلاف احکام جاری فرماتے ہیں!! کیا خوب! کیا خوب!

۲۳ مئی کو انجمن تعمیر ادب بھوپال کے زیر اہتمام ڈاکٹر شنکر دیال شرما کے زیر صدارت "یوم اقبال" کا جلسہ ہوا جس میں راسے لالہ ملک راج صاحب نے تعمیر ادب کی کوششوں کو سراہا اور ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ موصوف نے فرمایا کہ :-

"کون کہتا ہے کہ آردو ہند کی زبان نہیں آردو ہندو مسلمان دونوں کا قیمتی سرمایہ ہے۔ ایسی صورت میں آردو کو کون مٹا سکتا ہے اس میں ہمارے بزرگوں کا اتحاد شامل ہے"

— یہہ سینکڑوں اور ہزاروں شنکر دیال شرما اور لالہ ملک راج کہاں سے نکلے چلے آرہے ہیں اور اترپردیش میں جو لاکھوں ہندو دستخط کر رہے ہیں وہ کیوں کر رہے ہیں۔ اخر اسکا بھی کچھہ علاج ہے یا نہیں؟

—:0:—

اترپردیش میں اپنی گورنری کا ذکر فرماتے ہوئے مسٹر منشی نے یہہ بھی فرمایا کہ

"میں وہاں ہندی اور سنسکرت کی بھی خدمت کرسکوں گا کیونکہ یو۔پی ان دونوں زبانوں کا گھر ہے"

— اب دیکھئے کہ پنت جی کی حکومت نے کیسے موزوں گورنر کا انتخاب کیا ہے۔ بہائے ہی سے یہہ کہنے کی گنجائش نہ تھی کہ اترپردیش آردو کا گھر ہے اور اب تو گورنر صاحب کی تمہاری سے بھی یہہ نام خارج معلوم ہوتا ہے!

---

## غلطیوں کا اعتراف بمشکل!

اسکولوں اور کالجوں کے کھلنے میں اب صرف ڈیڑھ مہینہ رہ گیا ہے اور یہہ بحث ایک مرتبہ پھر شروع ہوگئی ہے کہ جونیر ہائی اسکولوں کے طلبا انگریزی اور آردو ایک ساتھہ لے سکتے ہیں یا نہیں۔

سنہ ۱۹۵۰ ع میں سرکاری گزٹ کے ایک اعلان سے یہہ غلط فہمی پیدا ہوگئی تھی کہ انگریزی لینے والے طلبا آردو نہیں پڑھہ سکیں گے اور اس بنا پر بہت سے طلبا جو آردو لینے والے تھے اسے نہیں لے سکے اگرچہ ڈائرکٹر تعلیمات نے ۱۶ جولائی ۵۰ ع کی ایک گشتی کے ذریعہ یہہ غلط فہمی دور کردی۔ مگر یہہ گشتی اول تو بعد از وقت تھی اور دوسرے گزٹ میں شائع نہ ہونے کی وجہ سے اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

اس سال جولائی میں داخلے کے وقت ایسی کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیئے۔ ڈائرکٹر تعلیمات نے اپنی گشتی میں صاف طور سے کہدیا ہے کہ جونیر ہائی اسکول کے طلباء مندرجہ ذیل اختیاری مضامین میں سے کوئی تین مضمون لے سکتے ہیں۔

(۱) میوزک (۲) کامرس (۳) فزیالوجی و ہائی جین (۴) ایک کلاسیکل زبان (سنسکرت عربی، یا فارسی (۵) انگریزی (۶) جنرل سائنس (۷) ایک موجودہ ہندوستانی زبان (بنگالی، پنجابی، آردو، گجراتی یا مرہٹی)

گشتی کے شروع میں کہا گیا ہے میرے علم میں یہہ بات لائی گئی ہے کہ بعض ڈسٹرکٹ انسپکٹرس آف اسکولس نے اپنے علاقے کے اسکولوں (ہندستانی و انگلو ہندستانی دونوں

کے صدر مدرسوں کے نام ایک گشتی چٹھی بھیجی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جونیر ہائی اسکولوں میں تین اختیاری مضامین میں سے ایک کی جگہ سنسکرت کو لازمی مضمون کی طرح پر پڑھایا جائے۔

اس طرح انہوں نے محکمہ کی پالیسی کی خلاف ورزی کی ہے اور انہیں محکمہ کی اجازت کے بغیر ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اس سلسلے میں الموڑہ سے سوامی چن ما یا نند نے ڈسٹرکٹ انسپکٹروں کے نام جو گشتی جاری کی ہے وہ غیر ذمہ دارانہ ہے اس سے پیچیدگی پیدا ہو جانے کا امکان ہے اور اسے کوئی اہمیت نہیں دینا چاہئے

”جن انسپکٹروں نے ایسی گشتی جاری کی ہے ان کو اسے فوراً منسوخ کر دینے کی ہدایت کر دینا چاہئے اور صدر مدرسوں کو یہ بات صاف طور پر بتا دینی چاہئے کہ جونیر ہائی اسکولوں میں کلاسیکل زبان و سنسکرت عربی یا فارسی اختیاری مضامین میں سے ایک ہے اور اسے ایک اختیاری مضمون کی طرح لینا طالب علم کے لئے لازمی نہیں ہے“

ڈائرکٹر تعلیمات نے ۲۱ جولائی ۱۹۵۰ع کی گشتی میں جو ریجنل ڈپٹی ڈائرکٹروں کے نام جاری ہوئی تھی ان کو ۷ جولائی ۱۹۵۰ع کی گشتی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے جو جونیر ہائی اسکولوں میں اختیاری مضامین کے متعلق جاری ہوئی تھی اور جس پر اس سال چھٹی جماعت سے عمل درآمد شروع ہو جانا چاہئے تھا اس پہلی گشتی میں بھی یہ بات صاف کر دی گئی تھی کہ جونیر ہائی اسکول کے طالب علم کو کوئی تین اختیاری مضامین لینا ہوں گے اور چوتھا مضمون لینا لازمی نہیں ہوگا۔ نہ اس میں امتحان لیا جائے گا۔

اس طرح جہاں تک حکومت کی پالیسی یا اوپر کے احکامات کا تعلق ہے وہ بالکل واضح ہیں اور ہندی کو ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے لینے کے بعد بھی اردو اور انگریزی اور ان کے ساتھ کوئی ایک تیسرا مضمون جیسے (سائنس یا کامرس) لیا جا سکتا ہے۔

گزٹ میں پرانا نصاب شایع ہو جانے اور اس کی تصحیح ایک گشتی کی شکل میں شائع ہونے کی بنا پر بہت سے اسکولوں میں پچھلے سال یہ کہا گیا تھا کہ وہاں گشتی موصول نہیں ہوئی ہے اور اس لئے گزٹ کی پابندی کی جا رہی ہے۔ لیکن اب انوار بک ڈپو لکھنؤ نے اس گشتی کی نقلیں چھاپ دی ہیں اور جو سرپرست اپنے بچوں کو اردو پڑھوانا چاہیں وہ ان مدرسوں کو جو اردو کی تعلیم دینے سے انکار کرتے ہیں قائل کرنے کے لئے گشتی مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

جہاں تک لکھنؤ کے میونسپل اسکولوں کا تعلق ہے ان کے منتظمین ایسا کوئی بہانہ نہیں کر سکتے اس لئے کہ ان کو حکومت کی پالیسی اور صحیح طریق کار سے ۴ ستمبر ۱۹۵۰ع ہی کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ جب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس نے سپرنٹنڈنٹ تعلیمات کو ڈائرکٹر تعلیمات کی گشتی بھیج دی تھی ۔ اور انوار بک ڈپو نے جو کاغذات شائع کئے ہیں ان میں یہ گشتی بھی شامل ہے۔

—:0:—

# کچھ دوسروں کی باتیں

## عثمانیہ یونیورسٹی اور اردو

جناب من۔ سکندرآباد میں ڈاکٹر امبیڈکر نے یو پی آئی کے نمائندے سے عثمانیہ یونیورسٹی کے متعلق جو گفتگو کی وہ اس قابل ہے کہ مرکزی حکومت اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ اردو یونیورسٹی کو ہندی یونیورسٹی میں تبدیل کردینا ہمارے اس دعوے کے بالکل خلاف ہے کہ ہم اردو کی صحت مند ترقی کے لئے پوری آسانیاں دینگے۔

اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ اس یونیورسٹی کی کل ہند اہمیت کی بنا پر مرکزی حکومت اسکو اپنی نگرانی میں لیلے۔ لیکن اگر ہم اردو زبان اور ادب کے متعلق اپنے احساسات میں سچے ہیں اور سچے دل سے اس زبان کی قدر کرتے ہیں تو اسے اردو یونیورسٹی کی حیثیت سے جاری رہنا چاہئے اس لئے کہ وہ اس حیثیت سے ایک بے مثل ادارہ اور ہندستان کی قابل فخر وراثت ہے۔

میں پنڈت نہرو اور مولانا آزاد سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس فیصلہ پر نظر ثانی فرمائیں

عری کوپال کوٹ۔

(نیشنل ہیرالڈ)

—:0:—

# انجمن کی خبریں

## موانہ ضلع میرٹھ

۲۰ مئی کو "اردو دستخطی مہم" کے کارکنان کی ایک میٹنگ دستخطوں کے پروگرام کو ٹھیک طور پر چلانے اور تقسیم و طریق کار پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی۔ اس کام کو ٹھیک طور پر چلانے کے لئے قیام انجمن ترقی اردو ضروری سمجھا گیا۔ چنانچہ انجمن کا قیام عمل میں لایا گیا جسکے صدر جناب حکیم رگھوناتھ سہائے صاحب منتخب کئے گئے

اس کے بعد کام کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ شہر کے ہر محلہ کے لئے کم از کم دو کارکنان مقرر کئے گئے۔ دستخطوں کے کرانے کی مہم تیزی سے شروع کردی گئی ہے

—:0:—

## مظفر نگر (یو۔ پی)

ضلع مظفر نگر میں اردو تحریک کو منظم اور تیز تر کرنے کے پیش نظر کارکنان ضلع کا ایک ہنگامی اجلاس بتاریخ ۲۳ مئی ۱۹۵۲ ع بمقام اسلامیہ انٹر کالج مظفر نگر زیر صدارت جناب مشکور الدین احمد صاحب صدر انجمن ترقی اردو (مظفر نگر) ورکن مجلس عاملہ اردو علاقائی زبان کمیٹی (لکھنو) منعقد ہوا۔ دو تجاویز منظور کی گئیں۔ پہلی تجویز کے ماتحت تمام ضلع میں آزادانہ طور پر کام کرنیوالے اصحاب کے بارے میں طے کیا گیا کہ وہ شہری مرکزی انجمن کے رکن بنجائیں اس طرح سے ان متفرق کام کرنیوالوں کے درمیان ایک مضبوط رشتہ قائم ہوجائیگا۔

دوسری تجویز کے ذیل میں تحریک اردو کو عمدگی اور کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے ایک ہزار کا بجٹ پاس کیا گیا۔ ضلع کو متعدد حصوں میں بانٹا جائیگا اور ہر ایک حصہ کی رقم کا کوٹہ مقرر کردیا جائیگا۔

جلسے سے پہلے انجمن ترقی اردو مظفر نگر کی طرف سے باہر سے آنیوالے کارکنان کو ایک شاندار دعوت طعام دی گئی۔

مظفر نگر میں چالیس ہزار کے لگ بھگ دستخط حاصل ہوگئے ہیں تیس ہزار دستخط شدہ فارم دفتر انجمن مظفر نگر میں واپس آگئے ہیں۔ انشاءاللہ پوری امید کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ ہم اپنا ڈیڑھ لاکھ کا کوٹا بہت جلد تکمیل تک پہنچا دیں گے"۔

(مولوی) اختر عباس عثمانی

ایکٹنگ سکریٹری انجمن ترقی اردو مظفر نگر

## ایک اچھا قدم

ہماری گذارشات سے متاثر ہوکر انجمن کی شاخوں نے "ہماری زبان" کی اشاعت بڑھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلا قدم انجمن کی شاخ مظفر نگر کے صدر مولوی مشکور الدین صاحب نے اٹھایا اور اخبار کے خریدار مہیا کئے دوسرا قدم جناب انیس نیازی صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو اجمیر شریف کا ہے آپ نے پندرہ خریداروں کا چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمایا ہے اور اس کے ساتھ یہہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ خریدار اور بڑھانے کی مہم برابر جاری رہے گی۔

انجمن کی شاخوں کے علاوہ دوسرے حامیان اردو بھی "ہماری زبان" کی اشاعت بڑھانے کی سعی فرما رہے ہیں۔

برکہ بڑوا ضلع جھالاواڑ میں حامد شیر خان۔ میرٹھ میں قاضی فیض احمد سکریٹری ترقی اردو و ادب پرورہ فیاض علی، ردولی ضلع بارہ بنکی میں ہندوستان کے ادیب زندہ دل بزرگ چودھری محمد علی صاحب رئیس ردولی کے اسمائے گرامی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ الہ آباد میں جناب خیر بہوروی صاحب نمائندہ خصوصی کی سعی سے حافظ شفیق الرحمان صاحب شفیق نے بھی اخبار کے خریدار مہیا کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہے اور پہلی قسط ۲۰ خریدار بنانے کے وعدے سے شروع کی ہے۔

ہم انجمن کی طرف سے ایسے تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دوسرے اصحاب سے قدم آگے بڑھانے کی درخواست کرتے ہیں۔

مہتمم

## اپنے دیس کی خبریں

### مراداباد

جمیعتہ علما نے ضلع مرادآباد کے سالانہ جلسہ میں جمیعتہ نے علاقائی زبان کی تحریک کے متعلق حسب ذیل قرارداد منظور کی:

"جمیعتہ علماء ضلع مرادآباد کا یہہ اجلاس ضلع کی تمام ماتحت جماعتوں اور کارکنوں و حامیان اردو کو توجہ دلاتا ہے کہ انجمن ترقی اردو (ہند) کی جانب سے اردو کو علاقائی زبان قرار دینے کے لئے آئینی جدوجہد دستخط سازی کی صورت میں جاری ہے۔ اس مہم کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنایا جائے۔ اور جلد از جلد اپنے اپنے حلقوں میں زیادہ سے زیادہ دستخط کر کے اپنی مقامی انجمن ترقی اردو کی وساطت سے مرکزی انجمن کو روانہ کئے جائیں"

### بھوپال

"حلقہ ارباب ادب کے زیر اہتمام ایک اجلاس کیا گیا۔ جس میں تمام مقامی ادبی جماعتوں اور بعض سیاسی اور کلچرل پارٹیوں کے نمایندوں نے شرکت کی۔

"حلقہ ارباب ادب کے صدر نے مختصراً جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں صدر جلسہ وکیل محمد عسکری صاحب نے بھوپال میں گزشتہ دنوں سے اردو دشمنی کے پہلوؤں پر تفصیل روشنی ڈالتے ہوئے بار ایسوسی ایشن کی

جد و جہد کا بھی ذکر کیا اور آخر میں مندرجہ ذیل تجویز اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

یہہ جلسہ حکومت بھوپال سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھوپال کی علاقائی زبان اردو کو تسلیم کرے۔ اور دفتری کاروائیوں میں اردو کو استعمال کرنے کی اجازت دے کیونکہ اردو تقریباً ڈھائی سو سال سے یہاں کے ہر شہری اور دیہاتی کی مادری زبان ہے۔ اور سرکاری دفتروں میں استعمال ہوتی رہی ہے۔ ہندی جو ہماری قومی زبان ہے اس کی ترقی کے ہم خواہشمند ہیں۔ لیکن ہم یہہ چاہتے ہیں کہ اردو کو بھی ترقی کے مواقع میسر ہوں نیز یہہ جلسہ حکومت بھوپال سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ریاست کی قدیمی روایات کو برقرار رکھے۔

—:0:—

## انجمن تخلیق ادب بجنور

"انجمن تخلیق ادب بجنور" کی ایک نشست یکم جون کو بوقت صبح سات بجے "مدینہ منزل" میں بصدارت جناب خواجہ عتار احمد صاحب منعقد ہوئی جس میں بیشتر مقامی ادباء وشعراء نے شرکت کی۔ چند احباب نے دعوت خصوصی پر شرکت کی۔ مولانا وارث کامل اڈیٹر غنچہ نے ایک مضمون "ادب" پر اور نجم الاسلام صاحب مدیر ماہنامہ "معیار" نے مقالہ "عمل اور رد عمل" پر پڑھا۔ سردار جلیل صاحب نے ایک غزل سنائی اور ضیاء الحسن صاحب فاروقی نائب مدیر "مدینہ" نے اپنے زیر تصنیف ناول کے ایک باب پڑھکر سنائے۔ ہر مضمون کے خاتمہ پر حاضرین نے اس مضمون پر نہایت دیانتدارانہ طور پر تنقید کی۔

"انجمن تخلیق ادب بجنور" کا قیام اس مقصد کے پیش نظر عمل میں آیا ہے کہ اردو کے لکھنے والوں میں جو جمود پیدا ہو گیا ہے اس کو ختم کیا جائے اور ان کو سرگرم عمل رہنے کے مواقع بہم پہونچائے جائیں تاکہ وہ اپنے شہ پاروں سے اردو ادب کے سرمایہ میں اضافہ کرتے رہیں اور اردو کے تحفظ و بقا کے لئے کوشاں رہیں۔ انجمن کے سکریٹری شرافت حسن صاحب مرزا منتخب ہوئے۔ اور ہر پندرہ دن کے بعد انجمن کی نشست ہوتی رہیگی۔

# نئی کتابیں

## اعجاز نوح

حضرت نوح ناروی کا تیسرا دیوان ہے نوح صاحب داغ مرحوم کے تربیت یافتہ اور سچے جانشین ہی نہیں بلکہ ان کی جیتی جاگتی تصویر بھی ہیں۔ اور جس طرح مرحوم نے زبان کو آسان اور عام فہم بنانے میں حصہ لیا ہے اسی طرح نوح صاحب نے بھی استاد کی سنت ادا کی ہے۔ اور بہت سی باتوں میں تو وہ اپنے استاد سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور اب وہ اپنے طرز خاص کے مالک ہیں۔

صحت زبان کے ساتھہ ساتھہ سیدھے سادے الفاظ میں جذبات کی تصویر کشی کا جو کمال حضرت نوح نے حاصل کیا ہے اسکی دوسری مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

جذبات اور خیالات کو ایسے انداز میں پیش کرنا کہ سننے والا یہہ محسوس کرے کہ یہہ تو اسی کے دل کی باتیں ہیں شاعر کا سب سے بڑا کمال ہے۔ اس کمال کا سرمایہ حضرت نوح کو حاصل ہے۔ اور ان کا کلام قومی زبان کو زندہ رکھنے اور اس کو ترقی دینے کا قوی ذریعہ ہے۔

دیوان کی قیمت پانچ روپے ہے جو اس کی خوبیوں کے لحاظ سے کچھہ بھی نہیں ہے ملنے کا پتہ یہہ ہے:-

سہیل صاحب، ناروی نارہ ضلع الہ آباد

دیوان کا مطالعہ صحیح اردو لکھنے اور بولنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

## رقص دوام

صفیر احمد صوفی کے مجموعہ کلام کا نام ہے جس کے بارے میں خوش صفات ادیب خلیل الرحمن صاحب اعظمی نے چھپنے سے پہلے آن سے کہا تھا کہ

"اس مجموعے کو تم اپنا کارنامہ سمجھنے کے بجائے صرف اپنی شاعری کا اشتہار یا اعلان سمجھو یہہ ادبی دنیا میں داخل ہونے کا ایک وسیلہ ہے اور "بس"

مگر داخلے کا یہہ وسیلہ آو۔ ٹی آر کے تیسرے درجے کا ٹکٹ ہے خلیل صاحب نے یہہ نہیں بتایا۔ خلیل صاحب کی اس صاف اور بے لاگ رائے سے اتفاق کر لینے کے بعد تبصرہ نگاری کا فرض ادا ہوجاتا ہے رضا صاحب تشبیہ

ڈاکٹر سید اعجاز حسین کا یہہ ارشاد کہ "صوفی کا کلام اس حقیقت و صداقت کی پیداوار ہے جس کو آج اردو ادب تلاش کر رہا ہے اور یہہ کہ صوفی کی شاعری "وہبی" ہے سعادت بہ زور بازو نہیں وغیرہ وغیرہ"

تو جب ہم اس روشنی میں ڈوبتے ڈوبتے صوفی کے "رقص دوام" کا کہیں کہیں سے تماشا دیکھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے مجموعے میں "صوفیانہ نکات" کی کمی نہیں ہے شاید انہیں کو دیکھہ کر ڈاکٹر صاحب نے صوفی کی شاعری کو خدا اسے بخشندہ اور حقیقت و صداقت کی پیداوار کہا ہے۔ ملاحظہ ہو

"پرتو رخ عند علیکے" "افق زار"
"قطر طرب ناک" لاشوں کی چیخ
"درخشندہ ضیا" "شعلہ فشاں لرزش"

"بہلانے" اور "لانے" ایک غزل کے مطلع کے قافیے شعر و ادب کا یہہ قیمتی مجموعہ جس کے ٹائیٹل پیج کی تصویر شاعر کے مذاق کی غماز ہے ایک روپیہ ۱۲ آنے میں حاصل کیا جاسکتا ہے ملنے کا پتا درج نہیں ناشر ادارہ اکاڈمی علی گڈھ۔ خبر ہے کہ صوفی کا دوسرا مجموعہ "فردا" بھی عنقریب بازار کی رونق بڑھانے والا ہے "رقص دوام" کے بعد "فردا" گلستان سے بہار کے قیاس کے لئے کافی ہے۔

# انجمن کی کتابیں

**انواع فلسفہ** | ترجمہ از ظفر حسین خان صاحب سابق انسپکٹر مدارس یو۔پی۔ یہہ پروفیسر ولیم ارنسٹ ہاکنگ کی مشہور و معرکۃ الآرا کتاب "ٹائپس آف فلاسفی" کا سلجھا ہوا اور دلنشین اردو ترجمہ ہے۔ کتابت طباعت اعلی
قیمت مجلد پانچ روپے ۸ آنہ غیر مجلد پانچ روپیہ

**اطلاقی سماجیات** | ڈاکٹر جعفر حسن عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد
کتابت و طباعت اعلی۔ قیمت چار روپیہ ۸ آنہ

**اسلامی فن تعمیر** | باتصویر سید مبارز الدین رفعت ایم۔اے قیمت مجلد چھہ روپیہ

**ادبی اور قومی تذکرے** | پنڈت کشن پرشاد کول طباعت لیتھو۔ قیمت چھہ روپیہ ۸ آنہ

**پرچھائیں** | سید آصف علی گورنر اڑیسہ۔ اعلی درجہ کے اردو ٹائپ میں قیمت چار روپیہ

**مذہب اور دھرم** | مرتبہ قاضی عبدالغفار
قیمت چار روپیہ

**مشترکہ زبان** | مہاتما گاندھی کے قلم سے
قیمت چار روپیہ ۸ آنہ

**ایک مشرقی کتب خانہ** | مبارز الدین رفعت قیمت تین روپیہ

**یادگار حالی** | مرتبہ بیگم صالحہ عابد حسین نواسی خواجہ صاحب مرحوم مولانا ابوالکلام آزاد کے پیش لفظ کے ساتھہ طباعت لیتھو۔
قیمت چار روپیہ چار آنہ

**حیات اجمل** | مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب کی سوانح عمری جس کا عرصہ سے انتظار تھا اب تیار ہو گئی ہے۔ مرتبہ قاضی عبدالغفار صاحب
قیمت مجلد آٹھہ روپیہ

**کچھہ زر کی بابت** | ابو سالم صاحب ایم اے (علیگ)
قیمت غیر مجلد چار روپیہ مجلد چار روپیہ آٹھہ آنے

**نفسیات اقوام** | از پروفیسر معتضد ولی الرحمن صاحب قیمت ایک روپیہ ۱۲ آنہ

**حیات سر سید** | از نور الرحمن صاحب۔ سر سید کی زندگی کا مختصر خاکہ قیمت تین روپیہ ۸ آنہ

**محاسن کلام غالب** | عبد الرحمن بجنوری مرحوم۔ طبع چہارم مصور اڈیشن۔ مرزا غالب کی تصویر کے ساتھہ۔ بجنوری مرحوم کی تصویر اور عکس تحریر بھی شامل ہے
قیمت ایک روپیہ چار آنے

**اردو زبان** | پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی کا خطبہ صدارت جو آل انڈیا اورینٹل کانفرنس منعقدہ لکھنو کے اجلاس میں پڑھا گیا قیمت چار آنے

**مہتمم انجمن ترقی اردو [ہند] علیگڈھ**

باہتمام عزیز حسین منیجر نیشنل پرنٹرس کیپنی میں چھپا اور قاضی عبدالغفار صاحب پبلشر نے صدر دفتر انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڈھ سے شائع کیا۔